سوال

کیا منگیتر کو عیب بتانا ضروری ہے یا کہ اس کے گھر والوں کو؟

جواب

الحمد للہ.

م ہو کہ سپرم کمزور ہیں اور اولاد نہ ہونے کا احتمال ہے اور اس کے باوجود لڑکی شادی کرنے پر راضی ہو لڑکی عاقل و بالغ ہو تو یہ کافی ہے، اور اس کے ولی کو یہ سب کچھ معلوم ہونے پر موقوف نہیں ہوگا، کیونکہ یہ لڑکی کا حق ہے.

م نے بیان کیا ہے کہ بیوی یا خاوند کو جب علم ہو جائے کہ ان میں سے کسی ایک میں ایسا عیب پایا جاتا ہے جو نکاح فسخ کرنے کا باعث ہے، چاہے علم عقد نکاح کے وقت ہو یا بعد میں اور وہ اس عیب پر راضی ہو تو فسخ کا اختیار ساقط ہو جائیگا.

ن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

یوب کے ساتھ اختیار کا ثبوت اس وقت ہو گا جب اسے عقد نکاح کے وقت علم نہ ہو، اور نہ ہی وہ عقد نکاح کے بعد اس پر راضی ہو، چنانچہ اگر عقد نکاح میں اس کو علم ہو گیا یا بعد میں علم ہوا اور وہ اس پر راضی ہو جائے تو اسے کوئی اختیار حاصل نہیں ہوگا، اس میں ہمیں کسی اختلاف کا علم نہیں " انتہی

ی : (142/7).

المدونۃ میں درج ہے :

نے کہا : یہ بتائیں کہ اگر عورت نے کسی ایسے شخص سے شادی کر لی جس کا عضو تناسل کٹا ہوا ہو، یا وہ شخص خصی ہو اور عورت کو اس کا علم بھی ہو تو؟

اس کو کوئی اختیار نہیں رہے گا، امام مالک رحمہ اللہ نے ایسے ہی کہا ہے.

ب : امام مالک رحمہ اللہ کا قول ہے : جب عورت کسی خصی مرد سے شادی کرے اور اسے اس کا علم نہ ہو تو عورت کو جب اس کا علم ہو جائے تو اسے اختیار حاصل ہوگا چنانچہ امام مالک کا قول ہے کہ : جب اسے علم ہو جائے تو اسے کوئی اختیار نہیں رہے گا " انتہی

نۃ (144/2).

کشاف القناع میں درج ہے :

خاوند اور بیوی میں سے جسے کوئی عیب نہیں اسے عقد نکاح کے وقت دوسرے میں عیب کا علم ہو تو اسے کوئی اختیار نہیں ہوگا، یا پھر عقد نکاح کے بعد اسے عیب کا علم ہوا اور وہ اس پر راضی ہو گیا تو بھی اسے کوئی اختیار نہیں ہوگا، المبدع میں ہے : ہمارے علم کے مطابق اس میں کوئی اختلاف نہیں " انتہی بتة

ع (111/5).

ر سرخسی حنفی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

اور اگر عورت نے ان (یعنی کٹے ہوئے عضو تناسل والے شخص یا خصی یا بانجھ شخص سے) میں سے کسی ایک سے شادی کر لی اور اسے اس کی حالت کا علم ہو تو اس عورت کو کوئی اختیار نہیں رہے گا؛ کیونکہ جب اس نے اس شخص کی حالت کا علم ہونے کے باوجود عقد نکاح کیا تو وہ اس پر راضی تھی، اور اگر وہ عق

ط (104/5).

یۃ (69/29) بھی دیکھیں.

معلوم ہے کہ جن عیوب کو علماء نے مرحلہ وار ذکر کیا ہے سپرم کی کمی ان سے کم ہے.

ی کلام اس میں ظاہر ہے کہ : عیب کے متعلق علم عورت کے لیے کافی ہے، اور اس کے گھر والوں کو بتانا شرط نہیں.

نے کا مسئلہ ایک ایسا مسئلہ ہے جسے کو ہم و غم نہیں بنا لینا چاہیے، کتنے ہی ایسے افراد ہیں جنہیں بہت کچھ کہا گیا، لیکن اللہ عزوجل نے اس کے باوجود نے اسے اولاد سے نوازا، چنانچہ حکم تو اللہ سبحانہ و تعالی کا ہے اور یہ فضل تو اسی کے ہاتھ میں ہے.

ے کے لیے علاج معالجہ جیسے اسباب مہیا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، اور اللہ سبحانہ و تعالی سے اس کا فضل مانگیں.

یہ تنبیہ کرنا چاہتے ہیں کہ منگیتر آپ کے لیے ایک اجنبی عورت ہے جب تک اس سے نکاح نہ ہو جائے اس سے خلوت کرنی اور اسے چھونا جائز نہیں، اور شادی کے متعلق بھی بات چیت آپ اس کے ولی کے ساتھ ہی کریں.

واللہ اعلم.

اسلام سوال و جواب

85101